34604-کیا بیماری، یا کوئی حادثہ وغیرہ کی بنا پر جو تکلیف بھی آتی ہے بندی کو اس کا اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے ؟

سوال

جادو اور نظر بد اللہ تعالی کی طرف سے ابتلاء اور آزمائش ہے، تو کیا جب بندے کو اس میں سے کوئی ایک کا سامنا کرنا پڑے تو اسے اجر حاص ہوتا ہے ؟
اور کیا بیماری یا حادثہ وغیرہ کی بنا پر جو بھی تکلیف آتی ہے اس پر بندے کو اجر حاصل ہوتا ہے یا اسلام نے کوئی ایسے امور بیان کئے ہیں جن پر عمل کرنے سے یہ اجر حاصل ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (10936) کے جواب میں شیخ محمد صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کا فتوی گزر چکا ہے، اور اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جن مصائب اور تکلیفوں پر مسلمان کو اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے وہ ہیں جن پر وہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے اور اس پر اللہ تعالی سے اجر و ثواب کے حصول کی نیت رکھے تو اسے اجر حاصل ہوتا ہے.

اس میں کوئی شک نہیں کہ نظر بد اور جادو مسلمان شخص کو پہنچنے والی مصیبتوں میں سب سے بڑی مصیبت ہے، اور اس میں مبتلا ہونے والے کی عقل اور دل و جان اور اعضاء پر اس کا بہت بڑا اثر ہوتا ہے، لھذا اگر وہ اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالی کی جانب سے اسے اجر و ثواب حاصل ہوگا.

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کے ایک سیاہ رنگ کی عورت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی :

مجھ پر دورہ پڑتا اور میں بے لباس ہوجاتی ہوں لھذا آپ اللہ تعالی سے میرے لئے دعا کریں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اگر تم چاہو تو صبر کرو تو تجھے جنت ملے گی، اور اگر چاہو تو میں اللہ تعالی سے دعا کردیتا ہوں کہ وہ تجھے اس سے عافیت دے"

تو وہ عورت کہنے لگی : میں صبر کرتی ہوں، وہ کہنے لگی میں بے لباس ہوجاتی ہوں لھذا آپ میرے لئے اللہ تعالی سے دعا کریں کہ میں بے لباس نہ ہوا کروں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے لئے دعا فرمائی. صحیح بخاری حدیث نمبر (5652) صحیح مسلم حدیث نمبر (2576).

انسان کو اس کی جان اور مال یا اس کے خاندان میں جو بھی مصیبت اور تکلیف آتی ہے وہ خالصتا شر نہیں، بلکہ اس کی بنا پر بعض اوقات بندے کو بہت زیادہ خیر اور بھلائی حاصل ہوتی ہے.

اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب قرآن مجید میں ایسا علاج ذکر کیا ہے جس سے نفس کی تکلیفوں میں تخفیف ہوجاتی اور اور اس پر جو اجر حاصل ہوتا ہے اس کا بھی ذکر کیا ہے، اور وہ علاج اس مصیبت اور تکلیف پر صبر کرنا اور انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا، اور یہ اللہ تعالی کا وعدہ ہے جو اس نے پورا کرنا ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا :

{اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو، وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ یہی کہتے ہیں کہ بلاشبہ ہم اللہ تعالی کے لئے ہی ہیں اور یقینا ہم اس کی جانب ہی لوٹنے والے ہیں، انہی لوگوں پر اللہ تعالی کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں} البقرۃ (155-157).

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

یہ کلمہ مصیبت زدہ کے لئے سب سے زیادہ جلدی یا بدیر پہنچا ہوا علاج ہے، کیونکہ یہ دو عظیم اصولوں پر مشتمل ہے جب بندے میں یہ دونوں اصول پائے جائیں اور ان دونوں اصولوں کی معرفت حاصل کرلے تو اس کی مصیبت ہلکی ہوجاتی ہے :

پہلا اصول : کہ بندہ اور اس کا مال و دولت یہ سب کچھ حقیقتا اللہ تعالی کی ملکیت ہیں، اور بندے کو یہ سب کچھ عاریتا اور عارضی ملی ہیں، لھذا جب اللہ تعالی اس سے یہ اشیاء لے لیتا ہے کہ وہ اس شخص کی طرح ہے جس کے پاس کوئی چیز عاریتا رکھ گئی ہو اور عاریت رکھنے والا شخص اس سے وہ چیز واپس لے لے.

دوسرا اصول : بندے کا مرجع اور اس کا اصل ٹھکانہ اس کے حقیقی مولا و آقا کی جانب ہی بالآخر اس نے اللہ تعالی کی جانب واپس جانا ہے، اور یہ ضروری چیز ہے کہ وہ اس فانی دنیا کو اپنے پیچھے چھوڑ دے اور اپنے رب کے پاس اسی طرح اکیلا جائے جس اسے پیدا کیا تھا نہ تو اس کا کوئی اہل اولاد تھی اور نہ مال و دولت اور کنبہ قبیلہ، اور نہ ہی کوئی نیکیاں اور برائی، لھذا جب بندے کی ابتدا بھی یہ ہے اور اس کی انتہاء بھی : تو پھر وہ موجودہ پر کس طرح خوش ہوتا اور کسی مفقود اور چھن جانے والی چیز کا افسوس کس طرح کرتا ہے ؟ اور اس بیماري کا سب سے بڑا علاج اس ابتداء اور اس کے حشر و نشر کی فکر اور سوچ ہے.

دیکھیں : زاد المعاد (189/4) اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے.

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تنگی اور تکالیف و مصائب پر صبر تو صرف مومن شخص ہی کرتا ہے اس کے علاوہ کوئی نہیں.

صہیب رومی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مومن کا معاملہ بہت ہی عجیب ہے کہ اس کے اس کا سارے معاملات میں ہی خیر و بھلائی ہے، اور مومن کے علاوہ یہ کسی اور کے لئے نہیں، اگر اسے آسانی اور خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر کرتا ہے اسے اس کا اجر ملتا ہے، اور اگر اسے کوئی تنگی اور مصیبت پہنچتی ہے تو اس پر وہ صبر کرتا ہے تو اسے پھر بھی اجر و ثواب حاصل ہوتا ہے، لھذا مسلمان کے لئے اللہ تعالی کے ہر فیصلے میں خیر و بھلائی ہے " صحیح مسلم حدیث نمبر (2999).

مصائب اور تنگیاں یقینا اللہ تعالی کی طرف سے بندے کی آزمائش اور امتحان ہے، اور اللہ تعالی کی جانب سے اس کے ساتھ محبت کی علامت ہے؛ جبکہ یہ ایک دوائی کی مانند ہے اگرچہ وہ دوائی کڑوي ہے، لیکن یہ دوائی آپ کڑوي ہونے کے باوجود اسے دینگے جس سے تمہیں محبت ہے - اور اچھی اچھی مثالیں اللہ تعالی کے لئے ہیں - لھذا حدیث میں ہے کہ :

" عظیم بدلہ امتحان اور آزمائش بڑي ہونے کے اعتبار سے ملتا ہے، اور بلا شبہ اللہ تعالی جب کسی قوم سے محبت کرنے لگتا ہے تو انہیں آزمائش میں مبتلا کرتا ہے، لھذا جو اس پر راضی ہو جائے اسے رضامندی اور خوشنودی حاصل ہو جاتی ہے، اور جو ناراض ہوا سے ناراضگی ملتی ہے " جامع ترمذی حدیث نمبر (2396) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے اسے صحیح قرار دیا ہے.

لھذا کسی بھی مسلمان کے لائق اور اس کے شایان شان نہیں کہ وہ اللہ تعالی کی جانب سے مقدر کردا آزمائش کو ناپسند کرتا پھرے، حسن بصري رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

پہنچنے والی مصیبتوں اور تکلیفوں اور حادثات کو ناپسند نہ کرو، ہوسکتا ہے جسے تم ناپسند کرتے ہو اس میں تمہاری نجات اور کامیابی ہو، اور ہوسکتا ہے جس معاملے کو تم ترجیح دیتے ہو اس میں تمہاری ہلاکت ہو.

واللہ اعلم.